سوال

(24) نماز عید کے بعد ''تقبل اللہ منا ومنک'' کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازِ عید کے بعد ایک دوسرے کو ''تقبل اللہ منا ومنک'' کہنا ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں دو مرفوع روایتیں مروی ہیں:

۱: سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت (الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۲۲۷۴، دوسرا نسخہ ۷/۵۲۴ وقال: ''ھذا منکر......'' المجروحین لابن حبان ۲/۳۰۱، دوسرا نسخہ ۲/۳۱۹، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۱۹، العلل المتناہیہ لابن الجوزی ۱/۴۷۶ ح ۸۱۱ وقال: ''ھذا حدیث لایصح......'' التدوین فی اخبار قزوین ۱/۳۴۲، ابوبکر الازدی الموصلی فی حدیثہ ق ۳/۲ بحوالہ سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعہ للالبانی ۱۲/۳۸۵۔ ۳۸۶ ح ۵۶۶۶)

یہ روایت محمد بن ابراہیم بن العلاء الشامی کی وجہ سے موضوع ہے۔ محمد بن ابراہیم: مذکور کے بارے میں امام دارقطنی نے فرمایا: کذاب (سوالات البرقانی للدارقطنی: ۴۲۳)

حافظ ابن حبان نے کہا: وہ شامیوں پر حدیث گھڑتا تھا۔ (المجروحین ۲/۳۰۱، دوسرا نسخہ ۲/۳۱۹)

صاحب مستدرک حافظ حاکم نے کہا: اس نے ولید بن مسلم اور سوید بن عبدالعزیز سے موضوع حدیثیں بیان کیں۔ (المدخل الی الصحیح ص ۲۰۸ ت ۱۹۱)

۲: سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت (السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۱۹، ۳۲۰، امالی ابن شمعون: ۲۷۷، المجروحین لابن حبان ۲/۱۴۹، دوسرا نسخہ ۲/۱۳۳، العلل المتناہیہ ۲/۵۷۔ ۵۸ ح ۹۰۰ وقال: ''ھذا حدیث لیس بصحیح'' تاریخ دمشق لابن عساکر ۳۶/۶۹)

اس کے راوی عبدالخالق بن زید بن واقد کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا:

''منکر الحدیث'' (کتاب الضعفاء للبخاری بتحقیقی: ۲۴۴)

امام بخاری نے فرمایا : میں جسے منکر الحدیث کہوں تو اس سے روایت بیان کرنے کا قائل نہیں ہوں ۔ (التاریخ الاوسط ۲/۱۰۷، دوسرا نسخہ : ہامش التاریخ الاوسط ۳/۵۸۲)

ملوم ہاکہ یہ روایت سخت ضعیف ہے ۔ دوسرے یہ کہ یہ مکحول اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطہ نہ ہونے کی وجہ سے منقطع بھی ہے ۔ حافظ ابن حجر نے اس روایت کو سند کے لحاظ سے ضعیف قرار دیا ہے ۔ (دیکھئے فتح الباری ۲/۴۴۶ تحت ح ۹۵۲)

ان مردود روایات کے بعد اب بعض آثار کی تحقیق درج ذیل ہے :

(۱) طاوی نے کہا : ''وحدیثا یحیی بن عثمان قال : حدثنا نعیم قال : حدثنا محمد ابن حرب عن محمد بن زیاد الالہانی قال : کنا ناتی ابا امامۃ وواثلۃ بن الاسقع فی الفطر والاضحی ونقل لہما : تقبل اللہ منا و منکم فیقولان : و منکم و منکم'' محمد بن زیاد الالہانی (ابوسفیان الحمصی : ثقہ) سے روایت ہے کہ ہم عید الفطری اور عید الاضحیٰ میں ابوامامہ اور واثلہ بن اسقع (رضی اللہ عنہما) کے پاس جاتے تو کہتے : ''تقبل اللہ مناو منکم'' اللہ ہمارے اور تمہارے (اعمال) قبول فرمائے، پھر وہ دونوں جواب دیتے : اور تمہارے بھی، اور تمہارے بھی۔ (مختصر اختلاف الفقہاء للطحاوی / اختصار الجصاص ۴/۳۸۵ وسندہ حسن) اس سند میں یحیی بن عثمان بن صالح اور نعیم بن حماد دونوں جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث تھے اور باقی سند صحیح ہے ۔

اس روایت کو بھی ابن الترکمانی نے بغیر کسی حوالے کے نقل کر کے ''حدیث جید'' کہا اور احمد بن حنبل سے اس کی سند کا جید ہونا نقل کیا۔ دیکھئے الجوہر النقی (۳/۳۱۹۔ ۳۲۰)

(۲) قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی نے کہا : ''حدثنا المہنی بن یحیی قال : حدثنا بشر بن اسماعیل الحلبی عن اسماعیل بن عیاش عن صفوان بن عمرو عن عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ قال : کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقوا یوم العید یقول بعضھم للبعض : تقبل اللہ مناو منک''

جبیر بن نفیر (رحمہ اللہ/تابعی) سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عید کے دن ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے کو تقبل اللہ مناو منک کہتے تھے ۔ (الجزء الثانی من کتاب صلوۃ العیدین مخطوط مصور ص ۲۲ ب وسندہ حسن)

اس روایت کی سند حسن ہے اور حافظ ابن حجر نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے ۔

دیکھئے فتح الباری (۲/۴۴۶ تحت ح ۹۵۲)

۳ : صفوان بن عمرو السکسکی (ثقہ) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن بسر المازنی (رضی اللہ عنہ) خالد بن معدان (رحمہ اللہ) راشد بن سعد (رحمہ اللہ) عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر (رحمہ اللہ) اور عبدالرحمن بن عائذ (رحمہ اللہ) وغیرہم شیوخ کو دیکھا وہ عید میں ایک دوسرے کو تقبل اللہ مناو منک کہتے تھے ۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۲۶/۱۰۶، ترجمہ : صفوان بن عمرو، وسندہ حسن)

۴ : علی بن ثابت الجزری رحمہ اللہ (صدوق حسن الحدیث) نے کہا : میں نے (امام) مالک بن انس (رحمہ اللہ) سے عید کے دن لوگوں کے ''تقبل اللہ مناو منک'' کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا : ہمارے ہاں (مدینے میں) اسی پر عمل جاری ہے، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ۔ (کتاب الثقات لابن حبان ج ۹ ص ۹۰ وسندہ حسن)

۵ : امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے عید کے دن یونس بن عبید ملے تو کہا : ''تقبل اللہ مناو منک'' (کتاب الدعاء للطبرانی ج ۲ ص ۱۲۳۴ ح ۹۲۹ وسندہ حسن)

اس روایت کے راوی حسن بن علی المعمری ان روایات میں صدوق حسن الحدیث تھے، جن میں ان پر انکار نہیں کیا گیا تھا اور اس روایت میں بھی ان پر انکار ثابت نہیں ہے ۔ نیز دیکھئے لسان المیزان بحاشیتی (ج ۲ ص ۴۱۴۔ ۴۱۵)

۶ : طحاوی نے اپنے استاذوں اور معاصرین بکار بن قتیبہ، امام مزنی، یونس بن عبدالاعلیٰ اور ابوجعفر بن ابی عمران کے بارے میں کہا کہ جب انھیں عید کی مبارکباد دی جاتی تو وہ اسی

طرح جواب دیتے تھے۔ (مختصر اختلاف العلماء ج۴ص ۳۸۵)

ان آثار سے معلوم ہوا کہ عید کے دن ایک دوسرے کو ''تقبل اللہ مناومنک'' کہنا (اور مبارکباد دینا) جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص131

محدث فتویٰ